اسمٰعیلؔ میرٹھی

(1917 – 1844)

محمد اسمٰعیل نام، اسمٰعیل تخلص تھا۔ میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ اس دور کے رواج کے مطابق انھوں نے ابتدائی تعلیم گھر پر مکمل کی۔ میرٹھ کے ایک عالم، رحیم بیگ سے فارسی زبان کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ انگریزی زبان میں بھی مہارت حاصل کر کے انجینیئرنگ کا کورس پاس کیا۔ قوم کے بچوں کی تعلیم میں دلچسپی کی وجہ سے انھوں نے معلّمی کا پیشہ اختیار کیا۔ اپنے عہد کے اہم شاعروں مثلاً حالؔی اور شبلؔی کی طرح مولوی اسمٰعیلؔ میرٹھی نے بھی اپنی شاعری کو بڑوں اور بچّوں دونوں کے لیے تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنایا اور درسی کتابیں بھی لکھیں۔ انھوں نے سادہ اور سلیس زبان میں اردو سکھانے کے ساتھ ان کتابوں میں اخلاقی موضوعات کو اس خوبی سے شامل کیا کہ پڑھنے والے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ ہوسکیں۔ اسمٰعیل میرٹھی نے ایسی کئی نظمیں لکھی ہیں جو صرف بچّوں کے لیے ہیں اور ہر عہد میں ان کی معنویت اور افادیت برقرار رہی ہے۔ اسمٰعیلؔ میرٹھی کا کلام ''کلّیاتِ اسمٰعیل'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

© NCERT not to be republished

4920CH24

کیے جاؤ کوشش

دُکاں بند کرکے رہا بیٹھ جو   تو دی اُس نے بالکل ہی لُٹیا ڈُبو
نہ بیٹھو کبھی چھوڑ کر کام کو   توَقُّع تو ہے خَیر جو ہو، سو ہو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

جو پتّھر پہ پانی پڑے مُتَّصِل   تو بے شُبہ گِھس جائے پتّھر کی سِل
رہوگے اگر تم یوں ہی مُستَقِل   تو اک دن نتیجہ بھی جائے گا مِل
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق   بُرا ہے مگر اِضطِراب اور قلَق
دوبارہ پڑھو پھر پڑھو ہر ورق   پڑھے جاؤ جب تک ہے باقی رمَق
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب   تو کیا دوگے کل، امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب   کہ ہوجاؤگے ایک دن کام یاب
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

نہ تم ہچکچاؤ نہ ہرگز ڈرو   جہاں تک بنے کام پورا کرو
مَشقّت اُٹھاؤ مُصیبَت بھرو   طَلَب میں جِیو، جُستجُو میں مرو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

جو بازی میں سَبقت نہ لے جاؤ تم   خبردار ! ہرگز نہ گھبراؤ تم
نہ ٹِھٹکو نہ جِھجکو نہ پچھتاؤ تم   ذرا صَبر کو کام فرماؤ تم
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

© NCERT not to be republished

مُقابِل میں خَم ٹھوک کر آؤ ہاں　　پچھڑنے سے ڈرتے نہیں پہلواں
کرو پاس تم صَبر کا اِمتحاں　　نہ جائے گی محنت کبھی رائِگاں

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

زِیاں میں بھی ہے فائدہ کُچھ نہ کُچھ　　تمھیں مِل رہے گا صِلہ کُچھ نہ کُچھ
ہر ایک دَرد کی ہے دوا کُچھ نہ کُچھ　　کبھی تو لگے گا پتا کُچھ نہ کُچھ

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

ترَدُّد کو آنے نہ دو اپنے پاس　　ہے بِے ہودہ خوف اور بے جا ہَراس
رکھو دِل کو مَضبوط قائم حَواس　　کبھی کام یابی کی چھوڑو نہ آس

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

اسمٰعیلؔ میرٹھی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. 'توَقُّع تو ہے خَیر جو ہو، سو ہو' نظم کے پہلے بند کے اس مصرعے میں شاعر کیا بات کہنا چاہتا ہے؟
2. نظم کے مرکزی خیال پر روشنی ڈالیے۔
3. آخری بند کا مطلب لکھیے۔

© NCERT not to be republished